چشمِ رحمت

سعیدؔ رحمانی

الٰہی التجا میری اگر منظور ہو جائے
مدینے کی زیارت سے نظر پر نور ہو جائے

ذرا سی چشمِ رحمت ہو اگر شاہِ دو عالم کی
بلا سر سے ٹلے، ہر اک مصیبت دور ہو جائے

بلاوا مجھ کو آجائے کسی دن گر مدینے سے
خوشی کی روشنی سے زندگی معمور ہو جائے

کسی دن دیکھ لوں میں ان کے روضے کی تجلی کو
مرا دل بھی اچانک جلوہ گاہِ طور ہو جائے

سرِ محشر خدا بھی اپنی رحمت سے نوازے گا
درودوں کا وظیفہ زیست کا دستور ہو جائے

سعیدؔ آ جائے صنفِ نعت گوئی کا ہنر مجھ کو
مرا ایماں ہے میری شاعری مشہور ہو جائے

☆☆☆

پڑھیے اور سمجھیے:

التجا	:	گزارش، درخواست کرنا	زیارت	:	ملاقات
چشم	:	آنکھ	شاہ	:	بادشاہ
معمور	:	آباد	زیست	:	زندگی
محشر	:	میدانِ حشر۔قیامت	صنف	:	قسم

جلوہ گاہ: وہ جگہ جہاں جلوہ دکھایا یا دیکھا جائے۔تماشا گاہ

سوچیئے اور بتائیے:

۱۔شاعر اللہ سے کیا التجا کرتا ہے؟

۲۔''ذراسی چشم رحمت ہو اگر شاہ دو عالم کی ''۔

اس مصرعہ میں ''شاہِ دو عالم'' کس کے لئے استعمال ہوا ہے؟

۳۔جو نظم حضورِ پاک کی تعریف میں لکھی جائے اسے کیا کہتے ہیں؟

نیچے الفاظ میں صحیح پر (✔) کا نشان لگائیے:

☆ نعت ☆حمد ☆منقبت

۴۔ محشر کے روز حاکم کون ہوگا؟

جانیئے اور بتائیے:

نور۔دور ایک سی آواز پر ختم ہوتے ہیں۔

معمور۔طور ایک سی آواز پر ختم ہوتے ہیں۔

اس طرح ایک سی آواز پر ختم ہونے والے الفاظ کو قافیہ کہتے ہیں۔

بتائیے اس نظم میں اور کون سے قافیئے استعمال ہوئے ہیں۔